بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

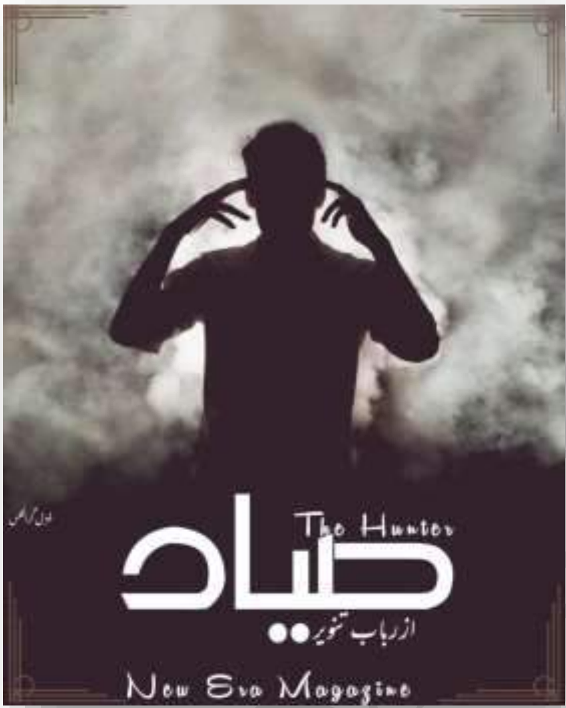

رباب تنویر نے یہ ناول (صیاد) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (صیاد) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

"Life consist of two days, one for you and one against you. So when it's for you don't be proud or reckless, and when it is against you, be patient, for both days are test for you."

Hazart Ali

....

بادلوں کی اوٹ میں چمکتے سورج کی سنہری روشنی چار سو پھیلی تھی. خشبوؤں سے مہکے پارک کے نسبتاً ویران گوشے میں وہ دونوں ایک دوسرے کے روبرو تھے. سر اٹھانے پر حجر کی نگاہ جس شخص سے ٹکرائی تھی وہ, وہ آخری شخص تھا جس کو وہ اس وقت دیکھنا چاہتی تھی.

"اسلام علیکم" سنہری روشنی میں چمکتے اس کے صبیح چہرے کو دیکھتے ہوئے الہان نے سلام میں پہل کی.

"وعلیکم اسلام" سلام کا جواب دیتے ساتھ ہی حجر نے اپنے دونوں ہاتھ نوٹ بک پر رکھے تاکہ الہان نوٹ بک پر لکھے الفاظ دیکھ نہ پائے. اس کی یہ حرکت الہان کی تیز نگاہوں سے چھپ نہ پائی تھی.

(میرے لکھے الفاظ مجھ سے ہی چھپائے جا رہے ہیں.)دل ہی دل میں وہ محظوظ ہوا.

"میں یہاں بیٹھ جاؤں؟"الہان نے اس سے کچھ فاصلے پر بینچ پہ بیٹھنے کی اجازت مانگی.

اس کے پوچھنے پر حجر نے کندھے اچکا کر خود کو لاپرواظاہر کیا.اس کا انداز دیکھ کر الہان خاموشی سے بینچ پر بیٹھ گیا.چندپل خاموشی سرک گئے.وہ دونوں کچھ فاصلہ پر بیٹھے ایک دوسرے کے متعلق سوچنے میں مصروف تھے.الہان اس کے پل پل بدلتے رنگوں کے متعلق سوچ رہا تھا جبکہ حجر اس کے جانے کے انتظار میں بیٹھی تھی.

"آپ صبح صبح یہاں اس پارک میں کیا کر رہی ہیں؟"الہان نے خاموشی کو توڑا.

"کچھ خاص نہیں.بس اپارٹمنٹ میں گھٹن ہو رہی تھی اس لیے سوچا کچھ دیر کھلی فضا میں سانس لے لوں."اس نے تفصیلاً جواب دیا.

"اچھا کیا آپ نے"الہان بس اتنا ہی کہہ پایا.

"ہمم"اس کی جانب ایک نگاہ ڈال کر وہ بولی.

"آپ روز یہاں آتے ہیں؟"حجر نے استفسار کیا.

"میں آج کافی سالوں بعد یہاں آیا ہوں.کالج لائف میں پڑھنے کے لیے میں اس پارک میں آیا کرتا تھا.دراصل اس پارک کے قریب میرا آبائی گھر ہے.پچھلے کچھ عرصے سے میں آبادی سے کچھ فاصلے پر بنے ریسٹ ہاؤس میں مقیم تھا اور آج میں اپنے

گھر میں شفٹ ہوا ہوں. اب کل سے روز یہاں آیا کروں گا."ہری بھری گھاس پر نگاہ ٹکائے اس نے جواب دیا.

"سہی" اتنا کہہ کر وہ ہاتھ میں پکڑا پین کو کلک کرنے لگی.

"آپ میرے آنے سے پہلے کیا لکھ رہی تھیں؟"الہان اصل موضوع کی جانب آیا.

"کچھ خاص نہیں." حجر نے بتانے سے گریز کیا.

"میں نے آپ کو کرپٹو گرام پزل لکھتے ہوئے دیکھا تھا. یہ پزلز پسند ہیں آپ کو؟"اس نے استفسار کیا.

"مجھے بہت بُری لگتی ہیں ایسی چیزیں. جب بندہ سیدھے طریقے سے ایک بات بتا سکتا ہے تو پھر کرپٹو گرام پزلز کی کیا ضرورت ہے." حجر نے بے جھجک اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا. اس کی بات سن کر الہان کرپٹو گرام کی شکل میں میسج بھیجنے پر پچھتاوا ہوا.

"اگر آپ کو پسند نہیں ہیں تو پھر کیوں ڈی کوڈ کر رہیں اس پزل کو؟"اس نے نوٹ بک پر لکھے پیغام کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا.

"یہ ایک دوست نے بھیجی ہے. وہ میری ان چیزوں کے متعلق ناپسندیدگی سے واقف نہیں تھا اس لیے اس نے میسج اس شکل میں بھیجا ہے."(الہان دل میں اس کی بات سے متفق ہوا کیونکہ اگر اسے پتا ہوتا کہ اسے کرپٹو گرام پسند نہیں تو وہ شاید اسے میسج

New Era Magazine

کرپٹو گرام کی شکل میں نہ بھیجتا.)اب حجر نے نوٹ بک سے ہاتھ ہٹا لیے تھے کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ جس سے وہ چھپا رہی تھی وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا.

''ویسے آپ اسے کمپیوٹر کی مدد سے ڈی کوڈ کر سکتی ہیں." الہان نے مشورہ دیا.

''ہاتھ سے ڈی کوڈ کرنا زیادہ بہتر رہے گا." عام سے انداز میں اس نے الہان مشورے پر عمل کرنے سے انکار کیا.

''جیسے آپ کی مرضی. اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو کیا میں اس کرپٹو گرام کو پڑھ لوں؟"

اس کی بات پر حجر نے گردن موڑ کر جتاتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا. اس کی نظروں میں چھپا, اپنی حد میں رہنے کا پیغام, الہان تک باآسانی پہنچ گیا تھا.

''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اسے دیکھنے کے بعد کرپٹو گرام ڈیکوڈ کرنے میں, میں آپ کی مدد کر سکوں." لمحے کی تاخیر کیے بغیر اس نے وضاحت دی.

''میں خود کر لوں گی." اس نے الہان کی پیش کش سے انکار کیا.

''کرپٹو گرام ڈی کوڈ کرنا مشکل نہیں ہے. کرپٹو گرام کی ڈیکوڈنگ Single letter word ایک حرف پر مشتمل الفاظ یا پھر علامت حذفیہ apostrophe والے الفاظ سے شروع کرتے ہیں. انگلش زبان میں صرف 'I' اور 'A' ہی ایسے لفظ ہیں جو ایک حرف پر مشتمل ہیں." الہان نا محسوس انداز میں اسے

ڈی کوڈ کرنے کا طریقہ بتانے لگا. اس کی بات سنتے ہی حجر نے کرپٹو گرام میں لکھے ایک حرفی لفظ اور اپوسٹرافی والے لفظ انڈر لائن کیے.

“M TMTO’D QKOD DN RMFL BNP IB KOB SEPL KYNPD IB MTLODMDB YPD QZLO BNP KCALT KYNPD MD M SNPETO’T GLVPCL.”

”اس کرپٹو گرام کا پہلا لفظ M ایک حرف پر مشتمل ہے اور کسی بھی پیرا گراف کے شروع پر عام طور میں سبجیکٹ (فائل) آتا ہے اس لیے میرے اندازے کے مطابق M کی جگہ I آئے گا. آپ کیا کہتی ہیں؟"

”میرا خیال میں بھی A کی نسبت I زیادہ مناسب رہے گا." حجر پر سوچ انداز میں بولی.

”ٹھیک ہے. مگر ابھی صرف کرپٹو گرام کی پہلی سطر ڈیکوڈ کریں. اگر یہ سطر اس طریقے سے ڈیکوڈ ہو گئی تو پھر باقی پیرا گراف کو بھی ایسے ہی ڈیکوڈ کر لیجیئے گا. پہلی سطر میں جہاں M لگا ہے وہاں I لگائیں اور جہاں I لکھا ہے وہاں M لگا دیں." الہان کی بات پر حجر نے فوراً عمل کیا.

New Era Magazine

"I TiTO'D QKOD DN RiFL BNP mB KOB SEPL KYNPD mB iTLODiDB YPD QZLO BNP KCALT KYNPD iD i SNPETO'T GLVPCL."

"پہلی سطر کا دوسرا لفظ دیکھیں یہ کنٹریکشن contraction ہے تبھی اس میں اپوسٹرافی (') لگا ہے. اپوسٹرافی کے بعد ایک حرف ہے اور لفظ کے بیچ میں i ہے. کوئی ایسی کنٹریکشن سوچیں جس کے میں آئی آتا ہو." حجر اس کی بات توجہ سے سن رہی تھی.

"ain't" حجر پر جوش انداز میں بولی.

"نہیں... اس میں چار حروف ہیں جبکہ ہماری کنٹریکشن میں پانچ حروف ہیں کوئی اور کنٹریکشن سوچیں." الہان صفحے پر لکھے دوسرے لفظ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا.

اس کی بات پر حجر کچھ دیر سوچنے لگی.

"didn't" کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ بولی.

"مجھے بھی یہی لگ رہا ہے. چلیں پھر ٹی کی جگہ ڈی, او کی جگہ این اور ڈی کی جگہ ٹی لگا دیں." حجر نے اس کی بات پر عمل کیا.

New Era Magazine

“I didn’t QKnt tN RiFL BNP mB KnB SEPL KYNPt mB idLntitB YPt QZLn BNP KCALd KYNPt it i SNPEdn’t GLVPCL.”

”یہ کرپٹو گرام نسبتاً آسان ہے۔اس میں اگرڈی کی جگہ ٹی لگا ہے تو ٹی کی جگہ پر ڈی لگا ہے جبکہ دوسری کرپٹو گرام میں ایسا نہیں ہوتا۔ خیر اب آپ این کہ جگہ او لگائیں۔" الہان نے ایک مرتبہ پھر ہدایت جاری کی۔

“I didn’t QKnt to RiFL BoP mB KnB SEPL KYoPt mB idLntitB YPt QZLn BoP KCALd KYoPt it i SNPEdn’t GLVPCL.”

”انگلش زبان میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا لفظ 'ای' ہے اور سوالیہ جملوں میں سب سے زیادہ 'th' اور 'wh' کا کمبینیشن استعمال ہوتا ہے۔اس کرپٹو گرام میں بار بار دہرائے جانے والے حروف کے کمبینیشن دیکھیں۔پہلی سطر کا لفظ (idLntitB) بہت حد تک ڈیکوڈ ہو گیا ہے۔ایسا لفظ سوچیں جس میں یہ حروف استعمال ہوں۔" الہان نے اسے کچھ ہنٹس دیں۔

"ٹھیک ہے. باقی میں خود کر لوں گی. مدد کرنے کے لیے شکریہ."نوٹ بک بند کرتے ہوئے وہ بولی.

"شکریہ کی ضرورت نہیں ہے."

"مجھے واپس جانا چاہیے کیونکہ نو بجے مجھے بیورو پہنچنا ہے اور آٹھ یہی بج چکے ہیں."فون پر ٹائم دیکھ کر حجر بولی.

"ٹھیک ہے پھر نو بجے ملاقات ہو گی."اسے اٹھتے دیکھ کر الہان بھی اٹھ کھڑا ہوا.ان دونوں کا رخ اب پارک کے گیٹ کی جانب تھا. گیٹ پار کر کے حجر اپنے اپارٹمنٹ کی جانب قدم بڑھانے لگی جبکہ الہان اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا. کچھ قدم کا فاصلہ طے کر کے حجر نے فون نکالا اور سائمن کا نمبر ملانے لگی.

....

یہ منظر دبئی کہ مہنگے ترین رہائشی علاقے میں بنے ایک گھر کا تھا. خوبصورت ٹائلوں سے مزین جدید آرکیٹیکچر پر بنے اس گھر کے کچن میں ایک شخص کیبنٹ کی جانب رخ کیے کھڑا تھا. ڈارک براؤن بال, سنہری رنگ اور نوروجین نقوش والا یہ شخص نیورون کمپنی کے پلیننگ ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ سائمن تھا. کچھ دیر پہلے معمول کے مطابق اس نے فون پر الہان کو کمپنی کی رپورٹ دی تھی اور اب وہ ناشتہ بنانے میں مصروف تھا. وہ

پانچوں ایک گھر میں رہتے تھے اور انہوں نے آپس میں کام بانٹ رکھے تھے. صبح سب کا ناشتہ بنانے کی ذمہ داری سائمن کے سپرد تھی. اپنی ذمہ داری وہ اچھے سے نبھاتا تھا مگر جب سے الہان پاکستان گیا تھا ان سب کی روٹین ڈسرب ہو گئی تھی کیونکہ اس کے حصے کا کام بھی انہیں ہی کرنا پڑتا تھا. جارج, پیٹر اور اینڈی کے اٹھنے میں کچھ ہی وقت رہ گیا تھا اور اگر ان کے آنے پر ناشتہ تیار نہ ہوتا تو انہوں نے دہائیاں دینا شروع کر دینا تھا اس لیے وہ چاہتا تھا کہ ان کے آنے سے پہلے ناشتہ تیار کر لے. تیزی سے ہاتھ چلانے کے چکر میں وہ چیزیں بکھیرتا جا رہا تھا. کچھ ہی دیر میں کچن گندہ ہو گیا تھا مگر وہ اس کی پرواہ کیے بغیر کام میں مصروف رہا.

"یہ کیا کر رہے ہو تم سائمن؟" کچن میں قدم رکھتے ہی اینڈی ڈرامائی انداز میں بولا

"نظر نہیں آ رہا کہ ناشتہ بنا رہا ہوں." سائمن چبا چبا کر بولا

"میں کچن کے حوالے سے بات کر رہا ہوں. یہ کیا حال بنا رکھا ہے تم نے کچن کا؟ اگر باس تمہے کچن میں اتنی گندگی پھیلائے دیکھ لیں تو انہوں نے اس گند سمیت تمہے بھی اپنے گھر سے باہر نکال پھینکنا ہے." کچن کے وسط میں رکھی ٹیبل پر سے سیب اٹھاتے ہوئے اینڈی مزے سے بولا.

"باس کو تو تم رہنے ہی دو. خود تو مزے سے جا کر پاکستان بیٹھ گئے ہیں اور یہاں کمپنی کے علاوہ رات کے کھانے کے برتن دھونے کی ذمہ داری بھی میرے ناتواں کندھوں پر آگئی ہے." اوپن کچن سے نظر آتے لاؤنج میں بیٹھا جارج چہرے پر مسکینیت طاری کرتے ہوئے بولا.

"فضول بولنے کی بجائے اگر تم دونوں میری مدد کرو گے تو کام جلدی نمٹ جائے گا." بریڈ کے سلائس ٹوسٹر میں ڈالتے ہوئے سائمن بولا.

"صفائی کرنے میں تم ہماری مدد کرتے ہو؟ نہیں نا تو پھر ہم کیوں مدد کریں تمہاری" اینڈی نے ہری جھنڈی دکھائی.

"اگر مدد نہیں کرنی تو میرے سر پر کھڑے مت ہو. تمہارے موجودگی میں کنسنٹریٹ نہیں کر پارہا. تم جاؤ جا کر پیٹر کو دیکھو کہاں ہے اب تک آیا نہیں ناشتہ کرنے" وہ اینڈی کو کچن سے باہر دھکیلنے لگا.

"کہاں جانا ہے پیٹر نے یہیں کسی کونے میں اکیلا بیٹھا مسکرا رہا ہو گا. جب سے کیتھی نے ہاں کہی ہے پیٹر کے پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے. چوبیس گھنٹوں میں سے بارہ گھنٹے وہ کیتھی کے خیالوں میں گم رہتا ہے اور باقی کے بارہ گھنٹے نیند میں ڈوبا اسے خواب میں دیکھتا رہتا ہے. اس کا حال دیکھ کر میں محبت جیسی بیماری کی اثرات دیکھ کر حیران ہو جاتا

ہوں. کیاواقعی میں محبت اچھے بھلے انسان کوکسی کام کانہیں چھوڑتی. اگرواقعی محبت اتنا طاقت ورہے تومیری دعاہے کہ پروفیٹک مونسٹر کویہ بیماری لاحق ہوجائے. کبھی ان کا دل کسی حسینہ ماہ جبینہ کے کالے گیسوؤں میں الجھے تاکہ ہماری خلاصی ہو. "اینڈی نے تہ دل سے دعاکی.

"خداتمہاری زبان مبارک کرے" جارج نے اس کی تائید کی. وہ انہی باتوں میں مصروف تھے سائمن کافون بجا. ان دونوں کوخاموش رہنے کااشارہ کرتے ہوئے اس نے شیلف پررکھے فون کوآن کرکے سپیکرپرڈالا

"ہالو! سائمن" کال ملتے ہی حجر کی آوازگونجی. وہ شستہ انگریزی میں بول رہی تھی.

"ہالو حجر! کیسی ہوتم؟ کیسے یادکیامجھے آج؟" صبح صبح حجر کے فون کرنے پراس تعجب ہوا تھا.

"میں ٹھیک ہوں. صبح صبح فون کرکے تمہاری نیندتوخراب نہیں کی نامیں نے؟" فون ملانے کے بعداسے خیال آیاتھاکہ اس نے زیادہ صبح صبح فون کردیاہے.

"نہیں نہیں. پاکستان کی ٹائمنگ, دبئی سے ایک گھنٹہ ہی آگے ہے. اٹھاہواتھامیں بلکہ میں توآفس کے لیے ناشتہ بنارہاہوں. تم بتاؤپاکستان میں ایڈجسٹ ہوگئی ہو؟" ناشتے کے سامان سے بکھرے کچن پرایک نگاہ ڈالتے ہوئے وہ بولا. حجر کانام سن کرجارج بھی

New Era Magazine

کچن میں آ گیا تھا اب وہ دونوں فون کے پاس کھڑے بڑی توجہ سے ان کی گفتگو سن رہے تھے. سائمن کے ہاتھ گندے تھے اس لیے وہ فون سپیکر سے ہٹا بھی نہیں سکتا تھا.

"ہمم... یہاں کے لوگ بہت اچھے ہیں مجھے ذرہ سی بھی اجنبیت محسوس نہیں ہوئی. خیر میں نے تم سے چند اہم باتیں پوچھنے کے لیے فون کیا تھا." اپنے ناخنوں کے ساتھ کھیلتی حجر نے کہا.

"کس بارے میں؟" اب کی بار سائمن نارویجین زبان میں بولا تھا تاکہ اینڈی اور جارج اس کی بات سمجھ نہ پائیں.

"مسٹر سی ای او کے بارے میں بات کرنی ہے." حجر اس کے نارویجین زبان میں بولنے سے سمجھ گئی تھی کہ اس کے ارد گرد کوئی موجود ہے تبھی وہ بھی نارویجین زبان میں بولی تھی. نارویجین زبان میں کہی گئی حجر کی بات سن کر سائمن نے جتاتی نگاہوں سے اینڈی اور جارج کی طرف دیکھا جو ایسے ظاہر کر رہے تھے جیسے انہیں فرق ہی نہ پڑ رہا ہو.

"مسٹر سی ای او کون؟" سائمن سمجھ نہیں پایا تھا کہ مسٹر سی ای او کہہ کر وہ کس کا حوالہ دے رہی ہے.

"تمہارا باس الہان مرتضی اور کون" وہ جل کر بولی. حجر کے منہ سے الہان کا نام سن کر اینڈی اور جارج کے کان کھڑے ہوئے.

"باس کے بارے میں کیا بات کرنی ہے تم نے؟" الہان کا نام سن کر سائمن تعجب سے بولا.

"تم کافی عرصے سے جانتے ہو نہ اسے ؟ کیا تم نے اس کے رویے میں کوئی غیر معمولی چیز محسوس کی ہے؟" اس نے مبہم انداز میں سوال کیا.

"دس سال سے میں باس کے ساتھ ہوں مگر مجھے تو کبھی ایسا محسوس نہیں ہوا." سائمن پر اعتمادی سے بولا.

"اچھا..." حجر بس اتنا ہی کہہ پائی تھی. وہ کل الہان کی گاڑی میں ملنے میں والی ڈکشنری پر ہائی لائٹ لفظ دیکھ کر پریشان تھی. وہ الہان کے رویے اور ان الفاظ کو لے کر کشمکش کا شکار تھی. اس کشمکش سے چھٹکارہ پانے کے لیے اس نے سائمن کو فون کیا تھا مگر سائمن کے لہجے میں الہان کے لیے اعتماد محسوس کر کے وہ مزید الجھن کا شکار ہو گئی تھی.

"تھوڑے سے ریزرو اور روڈ ہیں مگر مجموعی طور پر باس با وقار انسان ہیں.

سائیکولوجسٹ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ تم ہمارے باس پر شک کرنا شروع کر دو.

مور سبھی کہتی ہیں کہ کریمینالوجی کی فیلڈ میں جا کر تم شکی مزاج ہو گئی ہو۔" آخری بات سائمن نے مذاخیہ انداز میں کہی تھی۔

" اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔ ویسے... مسٹر الہان قابل یقین بندے ہیں؟" وہ یہ بات پوچھنے سے خود کو روک نہ پائی۔

" بالکل ہیں... تم ان پر آنکھ بند کر کے یقین کر سکتی ہو۔" سائمن حجر کے سوالوں کا مقصد سمجھ نہیں پا رہا تھا مگر اس نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی کہ حجر کے ذہن میں جو بھی شک ہے وہ ختم ہو جائے۔

" ٹھیک ہے۔ اپنے قیمتی وقت سے میرے لیے ٹائم نکالنے کے لیے شکریہ" چند اختتامی کلامات ادا کرنے کے بعد حجر نے فون بند کیا۔ فون بند کر کے سائمن ناشتے کی ٹرے اٹھائے ٹیبل کی جانب بڑھا۔ وہ خود پر ٹکی جارج اور اینڈی کی چبھی ہوئی نگاہیں نظر انداز کر رہا تھا۔

" مس حجر، باس کے بارے میں کیا بات کر رہیں تھیں؟" اینڈی کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا۔

" کچھ خاص نہیں" ناشتے سے انصاف کرتے ہوئے وہ بولا۔

''عام سی بھی ہے تو تم بتا دو ہمیں۔''کرسی کھینچ کر سائمن کے بالکل سامنے براجمان ہوتے ہوئے جارج بولا اور ساتھ ہی اس نے اینڈی کو آنکھ سے اشارہ کیا۔اس کے اشارہ کرنے پر اینڈی نے سر ہلایا پھر سائمن کے آگے رکھی ناشتے کی پلیٹ اچک لی

''پہلے بات بتاؤ پھر ناشتہ ملے گا۔''اینڈی بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے بولا۔

''تنگ نہیں کرو اینڈی۔ناشتے کی پلیٹ دو مجھے آفس سے دیر ہو رہی ہے۔''سائمن نے درخواست کی۔

''پہلے ہمیں حرف بہ حرف اپنی اور مس حجر کی گفتگو بتاؤ پھر ہی ناشتہ کر سکو گے تم''وہ دونوں حجر اور اس کی گفتگو جاننے پر بضد تھے جبکہ سائمن بے بسی سے جارج کے قبضے میں پڑی اپنی پلیٹ اور ناشتے کی ٹرے کو دیکھ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے۔سنو...''تنگ آ کر سائمن تھوڑا بہت ردوبدل کر کے انہیں حجر اور اپنی گفتگو بتانے لگا۔اس کی بات ختم ہونے ہی والی تھی جب اس کا فون ایک بار پھر بج اٹھا۔ بات بیچ میں چھوڑ کر اس نے فون کی جانب دیکھا۔سکرین پر جگمگاتا باس کا نام دیکھ کر وہ چونکا۔

"چپ کر جاؤ... باس کا فون ہے. ویسے کچھ دیر پہلے ہی میری ان سے بات ہوئی تھی. ناجانے اب کیا کہنا یاد آگیا ہے انہیں."آخری بات خود کلامی کے انداز میں کہتے ہوئے سائمن نے فون اٹھایا

"ہیلو سائمن!"الہان کی گھمبیر آواز گونجی.

"جی باس"سائمن ہمہ تن گوش تھا.

"کچھ دیر پہلے کال کی تھی میں نے تمہے نمبر بزی تھا تمہارا. کوئی ضروری کال تھی؟"

الہان نے پارک سے نکلتے ہی اسے فون کیا تھا مگر اس کا نمبر بزی تھا.اب گھر پہنچتے ہی اس نے ایک بار پھر اس کا نمبر ٹرائے کیا.

"نہیں ضروری کال نہیں....."سائمن کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی اینڈی اس کے ہاتھ سے فون اچک کر خود بات کرنے لگا

"باس سائمن جھوٹ بول رہا ہے. وہ کال بڑی اہم تھی. آپ کے متعلق ہی بات ہو رہی تھی. کوئی آپ کی ذات کو لے کر شک و شبہات کا شکار تھا سائمن...."جارج نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کو مزید کچھ کہنے سے روکا جبکہ سائمن نے اس کے ہاتھ سے فون لیا

"جی باس... کیا کہہ رہے تھے آپ؟"اپنا حلیہ درست کرتے ہوئے سائمن بولا

''اینڈی کیا کہہ رہا تھا؟ کس کا فون تھا اور کون میرے متعلق شک و شبہات کا شکار ہے؟'' الہان نے استفہامیہ انداز میں بولا.

''ایسی کوئی بات نہیں ہے باس. آپ اینڈی کی فضول گوئی کرنے والی بُری عادت سے واقف تو ہیں. '' سائمن نے سے بات بنائی.

''اچھا... میں نے تم سے کچھ پوچھنا تھا؟'' الہان ٹھر ٹھر کر بولا

''جی پوچھیں'' وہ مودب انداز میں بولا

''ناروے کے جس علاقے سے تم تعلق رکھتے ہو وہاں مسلم موجود ہیں؟'' در حقیقت الہان حجر کے مذہب کے متعلق جاننا چاہ رہا تھا مگر وہ ڈائیریکٹ پوچھنے سے گریز برت رہا تھا. اس کا سوال سن کر سائمن کے چہرے پر شریر مسکراہٹ چھائی. وہ اب اتنا بھی بے وقوف نہیں تھا کہ اچانک سے اپنے آبائی علاقے کی مسلم کمیونٹی میں الہان کی دلچسپی کی وجہ جان نہ پاتا. اس نے الہان کو بتایا تھا کہ وہ اور حجر بچپن کے دوست ہونے کے ساتھ ساتھ نیبر بھی ہیں. پڑھائی ختم ہونے کے بعد سائمن دبئی میں سیٹل ہو گیا جبکہ حجر نے اپنا الگ گھر لے لیا تھا مگر اب بھی حجر کے فوسٹر پیرینٹس, سائمن کے والدین کے ساتھ والے گھر میں رہتے ہیں. اس کے آبائی علاقے کی مسلم کمیونٹی کے

بارے میں دریافت کرنے کا الہان کا مقصد یہی تھا کہ وہ خود اپنے منہ سے اسے بتائے کہ حجر مسلم کمیونٹی میں شامل ہے یا نہیں.

''مجھے معلوم نہیں ہے باس کہ وہاں کوئی مسلم ہے یا نہیں. اصل میں میری فیملی کی زیادہ جان پہچان حجر کی فیملی کے ساتھ ہی ہے. آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟"سائمن نے اس کے منہ سے اگلوانا چاہا

''ویسے ہی... جنرل نالج کے لیے (سائمن نے دل ہی دل میں قہقہہ لگایا) کیا واقعی تم اوسلو میں رہنے والے کسی مسلم کو نہیں جانتے؟"اس نے کنفرم کرنا چاہا.

''ناروے سے تعلق رکھنے والے ایک مسلمان شخص کو جنتا ہوں میں" وہ ذہن پر زور ڈالنے کی مصنوعی کوشش کرتے ہوئے بولا

''کون ہے وہ؟"اس کے لہجے کی بے تابی واضح محسوس کی جا سکتی تھی.

''نام کیا تھا؟...نام؟.... سوری باس اس وقت نام یاد نہیں آ رہا اس شخص کا. جیسے ہی یاد آئے گا میں آپ کو بتا دوں گا. ویسے کیا کرنا ہے آپ نے نام جان کر؟" وہ جان بوجھ کر الہان کو تنگ کر رہا تھا

''میں ناروے جیسی خوبصورت جگہ میں گھر لینے کا سوچ رہا ہوں. سوچا تھا اگر تم لوگوں کے ایریا میں کوئی مسلم فیملی ہے تو وہیں گھر لے لیتا ہوں. اپنے مذہب کے لوگوں کے

ساتھ گھلنے ملنے میں آسانی ہو گی۔"الہان نے بہانہ بنایا پھر بے دلی سے چند اختتامی کلامات ادا کرنے کے بعد فون بند کر دیا کیونکہ وہ سائمن کے جواب سے مکمل طور پر ناامید ہو چکا تھا۔

"یہ پاکستان کی ہواؤں میں آج کل کونسی طغیانی آئی ہوئی ہے۔ ہر کوئی دوسرے میں دلچسپی لے رہا ہے۔"فون کے ساتھ کان لگا کر چونکہ اینڈی تھوڑی بہت گفتگو سن چکا تھا تبھی فون بند ہوتے ہی ڈرامائی انداز میں بولا۔

"پاکستان کی ہواؤں میں نہیں باس اور مس حجر کے دماغ میں طغیانی آئی ہوئی ہے۔" جارج نے گفتگو میں حصہ ڈالا

"حجر بہت اچھی لڑکی ہے اس کے بارے میں الٹی سیدھی بات مت کرنا"سائمن نے انہیں تنبیہ کی۔

"تو ہمارے باس کیا ایسے ویسے شخص ہیں۔"اینڈی کے دل میں الہان کی محبت جاگی۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو سائمن؟....جو مرضی کہو مگر میری ایک بات کان کھول کر سن لو باس جیسا باوقار اور خوبرو شخص مس حجر کو اور کہیں نہیں ملنے والا۔"سائمن کو بولنے کا موقع دیے بغیر وہ دونوں اس پر چڑھائی کرنا شروع ہو گئے تھے۔

....

شفا انٹر نیشنل ہسپتال کی سفید ٹائلوں سے مزین بلڈ نگ کے باہر مرتضی نے گاڑی روکی اور سبک رفتاری سے بلڈ نگ کے اندر بڑھا. ریسپشن پر کھڑے لڑکے کو مخاطب کرتے ہوئے وہ بولا

''کچھ دیر پہلے آنیہ علوی نام کی جو مریضہ داخل ہوئی ہیں وہ کون سے روم میں ہیں؟"

تیز تیز قدم اٹھانے کے باعث اس کی سانسوں کی رفتار تیز تھی.

''دائیں جانب تیسرے کمرے میں ہیں وہ" وہ لڑکا ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بولا.

اس کی بات سنتے ہی مرتضی لمبے لمبے ڈگ بھرتا مطلوبہ کمرے تک گیا. کمرے کے دروازے کے باہر وہ ایک لمحے کی لیے رکا. اس ایک لمحے میں اس نے اپنے بکھرے حوصلے یکجا کیے پھر آہستگی سے دروازہ کھولنے لگا. دروازہ کھلتے ہی سب سے پہلے اس کی نظر سامنے دیوار کے آگے رکھے بیڈ پر لیٹے وجود پر پڑی. آنکھوں کے نیچے ہلکے, رخساروں کی ابھری ہوئی ہڈیاں, نڈھال وجود دیکھ کر اس کی آنکھوں میں نمی آئی. اس نے کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ وہ ایک دن اپنی بہن کو اس حال میں دیکھے گا.

ہسپتال کے کمرے میں موجود دوسرے وجود کو توجہ دیے بغیر آنیہ کے پژمردہ چہرے پر نظریں جمائے وہ بیڈ کے قریب گیا. اس کی موجودگی محسوس کرنے کے لیے اس نے

اس کا ہاتھ تھاما اور قریب رکھی کرسی پر بیٹھ گیا. دوائیوں کے زیر اثر نیم غنودگی میں ڈوبی آنیہ اپنے قریب کسی کی موجودگی محسوس کر رہی تھی.

"آنیہ!" اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے مرتضی نے بے قراری سے اسے پکارا. مرتضی کا لمس محسوس کر کے اس نے اپنی آنکھیں وا کیں مگر آنکھوں کے چھائی دھند کے باعث ٹھیک سے دیکھ نہ سکی.

"مجھے معاف کر دو. میں تمہاری حفاظت نہیں کر پایا. بھائی تو محافظ ہوتے ہیں مگر میں بھائی ہونے کا فرض ادا نہیں کر پایا. ہم سب تمہارے ڈر کو وہم کا نام دیتے رہے اور تمہے زبردستی گوادر لے گئے. ہم سب غلطی پر تھے. ہمیں تمہاری بات مان لینی چاہیے تھی. اگر ہم تماری بات مان لیتے تو شاید وہ حادثہ نہ ہوتا." اس کے چہرے پر پشیمانی چھائی تھی. اپنے دکھ میں مصروف مرتضی اس کمرے میں سانس لیتے تیسرے وجود کی موجودگی محسوس ہی نہیں کر پایا تھا. وہ تیسرا وجود بارہ سال کے بچے کا تھا جو آٹھ سال قید میں رہنے کے بعد اپنی ہوش میں پہلی مرتبہ اس دنیا کو دیکھ رہا تھا. اس کے لیے یہ دنیا اور اس میں موجود سبھی افراد اجنبی تھے تبھی وہ خود کو اکیلا محسوس کر رہا تھا. اس کی گھبرائی ہوئی نگاہیں اپنی آنی کے قریب بیٹھ کر روتے ہوئے مرتضی پر جمی تھیں.

"مرتضی!" آنیہ نحیف آواز میں بولی. آہستہ آہستہ دوائیوں کا اثر زائل ہونے لگا تھا اور اس کے نظروں کے سامنے چھائی دھند چھٹنے لگی تھی.

"بولو آنیہ" مرتضی ہمہ تن گوش تھا.

"الہان!" اب آنیہ نے اس بارہ سالہ بچے کو پکارا. اس کی پکار اپر بچہ تیزی سے اس کے قریب آیا. اس کے قریب آنے پر مرتضی اس بچے کی جانب متوجہ ہوا. گرد آلود کپڑوں میں ملبوس اس بچے کو مرتضی کو پہلی نظر میں پہچان نہ پایا. اس بچے کا دائیاں پاؤں بڑی طرح زخمی تھا مگر اس اس کے چہرے پر تکلیف کے احساس کا شائبہ بھی نہیں تھا.

"مرتضی یہ.. الہان... ہے." آنیہ بمشکل بول پائی. اس کی بات سنتے ہی مرتضی چونکا پھر اس بچے کے نقوش میں الہان کو ڈھونڈنے لگا. اس کوشش میں وہ بہت جلد کامیاب ہوا پھر آنکھوں میں چمک لیے اس کی طرف بڑھا. اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر چند لمحوں کے لیے مرتضی اس کے چہرے کو محبت بھری نظروں سے دیکھتا رہا پھر اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اس نے اسے گلے لگا یا. الہان نے اپنا آپ اس سے الگ کیا پھر آنیہ کا ہاتھ پکڑ کر اس کے پاس کھڑا ہو گیا.

"یہ آپ کے... بابا ہیں الہان... میں نے آپ کو ان کے.... بارے میں بتایا تھا نہ... اب آپ نے ان کے ساتھ ہی رہنا ہے." آنیہ نے اسے ہدایت دی پھر مرتضی کو مخاطب کرتے ہوئے بولی

"مرتضی! میں نے الہان باحفاظت تم تک پہنچا دیا ہے. اب تم میری حجر کو لے آؤ میرے پاس.." مرتضی جواب تک الہان کے مل جانے کے شاک سے نہیں نکلا تھا آنیہ کی بات پر بھوکھلایا

"حجر...؟"

"ہاں حجر... حادثے کے وقت میں نے اسے خود سے زور... سے بھینچ لیا تھا کہ اس کوئی نقصان نہ پہنچے. تم لوگوں نے اسے ریسکیو... کر لیا تھا نا؟' وہ پر امید نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی.

"آنیہ وہ...." مرتضی کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اسے کیا جواب دے. وہ اسے دکھی نہیں کرنا چاہتا تھا مگر وہ اس سے حقیقت نہیں چھپا سکتا تھا.

"مرتضی مجھے جھوٹی امید.... مت دینا. مجھے سچ سچ بتاؤ کہ... کہ حجر کہاں ہے؟ وہ ٹھیک تو ہے نا...؟ تم لوگوں کے پاس ہی ہے نا وہ؟" اس نے پے در پے سوال کیے.

"مجھے نہیں پتا حجر کہاں ہے." مرتضی دھیمے لہجے میں بولا.

New Era Magazine

''کیا مطلب؟''اس کی آنکھ سے ایک موتی ٹوٹ کر بالوں میں جذب ہوا.

''حادثے کے بعد ہائی وے پر صرف گاڑی بر آمد ہوئی تھی.''مرتضی ان تکلیف دہ لمحوں کو یاد کرتے ہوئے بولا.اس کی بات سن کر آنیہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات ہونے لگی.

''آنیہ تم پریشان نہ ہو.ہم دونوں مل کر حجر کو ڈھونڈ لیں گے.تم ہمت نہ ہارو''مرتضی نے اسے تسلی دینی چاہی.

''آنی آپ روئیں نہ...میں آپ کی بیٹی کو ڈھونڈ کر آپ کے پاس لے آؤں گا.''اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے الہان بولا.اسے روتے دیکھ کر وہ دونوں بھی افسردہ تھے.

''تم ڈھونڈ لو گے نا اسے؟''الہان کی جانب دیکھتے ہوئے آنیہ نے تصدیق چاہی.

''میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کی بیٹی کو ڈھونڈ لوں گا.''الہان نے اسے یقین دلایا.

اس کے اتنا کہنے کی دیر تھی کہ دروازہ کھول کر ڈاکٹر اندر داخل ہوا.

''کیسا محسوس کر رہی ہیں آپ مس؟'ڈاکٹر نے آنیہ سے سوال کیا.

''ہوش میں آنے کے بعد سے سر میں ہلکا سا درد تھا مگر اب یہ درد شدت اختیار کر رہا ہے.''وہ سر تھامتے ہوئے بولی.

''آپ ذہن پر دباؤ ڈال رہی ہیں اس لیے ایسا ہو رہا ہے۔" آنیہ کو اس کی بات کا جواب دینے کے بعد ڈاکٹر قریب کھڑی نرس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔

''انھیں بے ہوشی کا انجیکشن لگائیں ورنہ ان کا درد بڑھتا جائے گا۔"

''ڈاکٹر اس کے سر میں درد کس وجہ سے ہو رہا ہے؟" مرتضی کے چہرے پر تشویش چھائی۔

''آپ؟" ڈاکٹر نے بھنویں اچکائیں۔

''میں مرتضہ کا بھائی ہوں۔" اس نے فوراً اپنا تعارف کروایا۔

''آپ آئیں میرے ساتھ" اتنا کہہ کر ڈاکٹر کمرے سے نکل گیا جبکہ نرس آنیہ کی ڈرپ میں نیند کا انجیکشن ڈالنے لگی۔

''الہان! آپ اپنی پھپھو کے پاس بیٹھو میں ابھی آتا ہوں۔" الہان کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے مرتضی نے کہا پھر ڈاکٹر کے پیچھے چلا گیا۔

....

جیٹ بلیک رنگ کی مرسیڈیز بینز اسلام آباد کے علاقے آبپارہ میں رکی۔ گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر ٹرٹل نیک شرٹ پر سیاہ کوٹ اور جینز میں ملبوس الہان باہر نکلا جبکہ پسینجر سیٹ سے آنکھوں پر شیڈرز لگائے بلیک سوٹ میں ملبوس حجر

باہر نکلی۔ ہوا میں موجود خنکی کے باعث سحر نے سوٹ پر لانگ کوٹ پہن رکھا تھا۔ خود پر جمی نگاہوں سے بے پرواہ وہ دونوں ایک مکان کی طرف بڑھے۔ ان کے گاڑی کے وہاں پہنچنے کے کچھ لمحے بعد ہی پولیس پیٹرول بھی وہاں آگئی تھی۔ کل وہ بس تین بچوں کے گھر ہی جا پائے تھے باقی دو بچوں کے گھر انہوں نے آج جانا تھا۔ صبح بیورو میں چند کام نمٹانے کے بعد حجر اور الہان رضا حمید کی ٹیم کے ساتھ ایک گھر گئے تھے مگر وہاں جانے کا انہیں خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا تھا کیونکہ وہاں سے انہیں اغواہ کار تک پہنچنے کا کوئی کلو نہیں ملا۔ اب وہ تیسرے نمبر پر اغواہ ہونے والے حمزہ عرفان کے لواحقین سے ملنے کے لیے آبپارہ میں بنے اس کے گھر کے باہر موجود تھے۔ دروازے کے قریب جا کر الہان نے دستک دی۔ کچھ لمحوں بعد ہی ایک نوجوان لڑکے نے دروازہ کھولا۔

''جی آپ کون؟" دروازہ کھولتے ہی اس لڑکے نے سوال کیا۔

''کرائم برانچ آف فیڈرل پولیس.... ہم حمزہ عرفان کے اغواہ کے سلسلے میں یہاں آئے ہیں۔" حجر نے اپنا بیج دکھایا۔ کرائم برانچ کا نام سن کر لڑکے کے چہرے کے تاثرات بدلے اور لمحے کی تاخیر کیے بغیر اس نے انہیں اندر جانے کا راستہ دیا۔

''کون تھا بیٹا دروازے پر؟" ابھی وہ صحن میں ہی تھے جب مناسب جسامت کی سانولی سے ایک عورت ڈوپٹے کے پلو سر پر لیتے ہوئے باہر آئی۔

''پولیس آئی ہے۔ حمزہ کے اغواہ کے سلسلے میں۔ ''انہیں مہمان خانے تک لے جاتے ہوئے اس لڑکے نے سوال کیا۔

''تم حمزہ کے بھائی ہو؟''چھوٹے سے مہمان خانے میں رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے حجر نے اس لڑکے سے سوال کیا۔اس لڑکے کو تھوڑی بہت انگلش آتی تھی تبھی وہ اس کی بات سمجھ رہا تھا۔

''جی''لڑکے کی کہنے کی دیر تھی جب وہ سانولی سی عورت مہمان خانے میں داخل ہوئی۔

''حمزہ کی کوئی خبر ملی ہے؟''اس عورت نے بے تابی سے سوال کیا۔

''ابھی تک تو کوئی خبر نہیں ملی مگر جلد ہی کوئی نہ کوئی خبر مل جائے گی۔ خیر ہم حمزہ کے اغواہ کی تفتیش کے لیے آئے ہیں۔ ''الہان نے جواب دیا۔

''پوچھیں جو پوچھنا ہے۔ ''حمزہ کی ماں افسردگی سے بولی۔

''حمزہ کے اغواہ سے قبل آپ کو اس کے رویے میں کوئی تبدیلی محسوس ہوئی تھی؟'' حجر نے وہی سوال کیا جو اس نے باقی چاروں فیملیز سے کیا تھا۔

''نہیں''وہ عورت جھٹ سے بولی۔

''سوچ سمجھ کر جواب دیں. کوئی بھی چھوٹی سے چھوٹی تبدیلی جو آپ نے محسوس کی ہو مگر پھر غیراہم سمجھ کر نظرانداز کر دیا ہو. "حجر نے ہدایت دی. الہان نے جب اس کی بات حمزہ کی والدہ تک پہنچائی تو وہ سوچنے لگیں.

''میں نے ان دنوں حمزہ میں ایک تبدیلی محسوس کی تھی. "وہ نوجوان لڑکا ذہن پر زور ڈالتے ہوئے بولا

''کیا؟ "حجر اس کی جانب متوجہ ہوئی.

''حالہ کے گھر جانے پر ہم دونوں میں اکثر لڑائی ہوا کرتی تھی. ہم دونوں بس کے دھکے کھا کر وہاں جانے سے کتراتے تھے مگر ان دنوں حمزہ امی کے ایک دفعہ کہنے پر خوشی خوشی حالہ کے گھر جاتا تھا بلکہ ایک دو دفعہ تو اس نے منہ سے امی سے کہا تھا کہ اگر کوئی سامان حالہ کو دینا ہے تو بتا دیں وہ دے آئے گا. میں نے ایک دن اس سے پوچھا تھا کہ وہ کیوں باخوشی بس کے دھکے کھا رہا ہے. "وہ ایک لمحے کے لیے رکا.

''جواب میں کیا کہا حمزہ نے؟ "حجر نے سوال کیا.

''اس نے کوئی خاطر خواہ جواب نہیں دیا تھا اس لیے مجھے ٹھیک سے یاد نہیں ہے. شاید کسی دوست کا ذکر کیا تھا. "اس لڑکے کی بات پر حجر اور الہان میں نظروں کا تبادلہ ہوا.

"کیسا دوست ؟ دوست کے متعلق کوئی تفصیل یاد ہے تمہے ؟" حجر بات پر زور دیتے ہوئے بولی.

"نہیں. مزید کچھ یاد نہیں آ رہا" وہ لڑکا پریشانی کے تاثرات چہرے پر سجاتے ہوئے بولا.

"ٹھیک ہے. یہ میرا کارڈ رکھ لو کچھ یاد آئے تو فون کر کے بتا دینا." الہان اپنا کارڈ اسے تھماتے ہوئے بولا. چند مزید سوالات کرنے کے بعد وہ دونوں گھر سے باہر نکل آئے.

انہیں آتے دیکھ کر رضا حمید نے سوال کیا

"کچھ پتا چلا میم ؟"

"ہمم... اغواہ کار کی حمزہ سے دوستی تھی. حمزہ روٹ نمبر اکیس کی بس سے اپنی حالہ کے گھر گیا تھا مگر اپنی حالہ کے گھر پہنچا نہیں. راستے میں ہی اسے اغواہ کیا گیا تھا. حمزہ کے بھائی کے مطابق وہ اپنے کسی دوست کی وجہ سے بس کا سفر کرتا تھا. غالباً حمزہ کا دوست یعنی اغواہ کار روٹ نمبر اکیس کی بس میں سفر کرتا تھا اور اپنی حالہ کے گھر جانے کے بہانے وہ اپنے اس دوست سے ملتا تھا." وہ پر سوچ انداز میں بول رہی تھی.

"آفیسر رضا! آپ پتا لگائیں کہ روٹ نمبر اکیس کی بس کتنے بجے چلتی ہے اور اس کا سٹاپ کہاں ہے. ایک بات اور ڈیڈ باڈیز کی تلاش میں اپنے ہاتھ ذرا تیزی سے چلائیں. کل صبح سے لگے ہیں جھیل میں تلاش کرنے مگر ابھی تک کچھ حاصل نہیں ہوا. آج

New Era Magazine

رات تک ڈیڈ باڈیز مل جانی چاہیے۔"اس نے آفیسر رضا کو حکم دیا پھر گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔الہان نے بھی اس کی تقلید کی۔وہ دونوں واپس بیورو جارہے تھے۔

"مسٹر سی ای او!"گاڑی میں چھائی خاموشی میں حجر کی آواز نے ارتعاش برپا کیا۔

"جی"الہان نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا پھر نگاہیں واپس سڑک پر جما دیں۔

"میں نے سوچا تھا کہ گیم ڈیویلپر، کمپیوٹر پروگرامر اور کمپنی کے سی ای او بہت مصروف ہوتے ہونگے مگر...."اس نے اپنی بات بیچ میں چھوڑ دی۔

"مگر...؟؟؟"الہان جان گیا تھا کہ وہ اس کے متعلق بات کررہی ہے تبھی اس نے استفسار کیا۔

"مگر میرا اندازہ غلط نکلا۔"

"غلط اندازہ؟....آپ کہنا چاہ رہی ہیں کہ گیم ڈیویلپر، کمپوٹر پروگرامر اور کمپنی کے سی ای او فارغ ہوتے ہیں؟"الہان نے دائیں آبرو بلند کرتے ہوئے سوال کیا۔

"ہو سکتا ہے۔"طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے حجر بولی۔

"آپ سراسر غلط کہہ رہی ہیں۔گیم ڈیویلپرز بہت مصروف ہوتے ہیں۔ان کے کرنے کے لیے ہزاروں کام ہوتے ہیں۔"الہان نے اس کی تصیح کرنا چاہی۔

''تو پھر ان ہزاروں کاموں میں آپ کوئی ایک کام آپ کیوں نہیں کر لیتے؟ پچھلے تین دن سے آپ بے وجہ اس کیس کے لیے اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں."اس نے اسے احساس دلانا چاہا.

''میں نے انویسٹیگیشن شروع ہونے سے پہلے ہی اپنی اگلی گیم کا بہت حد تک کام نمٹا لیا تھا اور اس کیس کے پیچھے میں اپنا وقت ضائع نہیں کر رہا. یہ کیس اور اس سے جڑے لوگ میرے لیے بہت اہم ہیں."وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا.

''آپ میری بات سمجھ نہیں پا رہے."وہ تنگ آکر بولی.

''آپ اپنی بات سمجھا نہیں پا رہیں."وہ تڑخ کر بولا.

''آپ یہ بتائیں کہ آپ یہاں اس وقت کیا کر رہے ہیں؟"اس نے اپنی بات اسے سمجھانے کی ایک بار پھر کوشش کی.

''گاڑی ڈرائیو کر کے آپ کو بیورو لے جا رہے ہوں."وہ اطمینان سے بولا.

''آپ کو ایسا کرنے کے لیے کس نے کہا ہے؟ میں پولیس پیٹرول کے ساتھ بھی بیورو جا سکتی ہوں پھر آپ یہ شوفر کے فرائض کیوں سر انجام دے رہے ہیں؟"وہ بڑے نا محسوس انداز میں اسے شوفر کہہ چکی تھی.

"میں آپ کو پولیس کے سپرد نہیں کر سکتا. آپ کی حفاظت میری ذمہ داری ہیں کیونکہ آپ میری وجہ سے اس کیس میں انوالو ہوئی ہیں." الھان نے بات بنائی.

"اپنی حفاظت کی ذمہ دار میں خود ہوں. آپ کی یا پولیس کی موجودگی مجھے کسی خطرے سے نہیں بچا سکتی. رہی بات آپ کی وجہ سے کیس میں انوالو ہونے کی تو یہ آپ کی غلط فہمی میں کہ میں آپ کی وجہ سے انوالو ہوئی ہوں. میں اس باز کے نشان کی وجہ سے کیس میں انوالو ہوئی ہوں. ایک بات مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ کی اس کیس میں مداخلت کسی کو ناگوار کیوں نہیں گزر رہی. نا آپ پولیس کا حصہ ہیں, نہ آپ کے پاس کوئی لیگل پرمٹ ہے کیس میں شامل ہونے کا مگر اس کے باوجود آپ انویسٹیگیشن ٹیم کا حصہ ہیں. ایسا کیوں؟" وہ واقعی تعجب کا شکار تھی کہ کوئی اسے کیس میں مداخلت کرنے سے روک کیوں نہیں رہا.

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں کہ کسی وجہ کے بغیر انویسٹیگیشن ٹیم میں میری موجودگی کے متعلق کوئی بھی سوال اٹھا سکتا ہے. آپ ایسا کریں کہ کچھ دنوں کے لیے مجھے اپنا ٹرانسلیٹر اپوئنٹ کر لیں. اس سے کسی کو میری موجودگی سے مسئلہ نہیں ہو گا." اس کے پر سکون انداز میں کہنے پر حجرا سے ایک نظر دیکھ کر رہ گئی.

New Era Magazine

"مجھے ٹرانسلیٹر کی ضرورت نہیں ہے. آپ کوئی اور جاب تلاش کریں." وہ کندھے اچکا کر مزے سے بولی. اس کی بات پر الہان کو شاک لگا.

"پچھلے تین دنوں سے میں آپ کی باتیں ٹرانسلیٹ کر رہا ہوں اور اب آپ ہاتھ جھاڑ کر کہہ کر رہی ہیں کہ ٹرانسلیٹر کی ضرورت نہیں." وہ جل کر بولا.

"آپ جو مرضی کہہ لیں مگر ٹرانسلیٹر نہیں رکھ سکتی میں آپ کو...ہاں مگر اسسٹینٹ کی آسامی خالی ہے اگر آپ چاہیں تو..." حجر جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولی. اس کی بات سن کر الہان نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی.

"اسسٹینٹ؟ آپ شاید بھول رہی ہیں کہ میں ایک گیم ڈیویلپمیٹ اور سوفٹویر کمپنی کا مالک ہوں." اس نے اسے اپنی ریپوٹیشن کا احساس دلایا.

"گیم ڈیویلپمیٹ کی فیلڈ کے مطابق آپ میں باس والی صلاحیتیں موجود ہونگی مگر کریمینالوجی میں آپ نئے نئے ہیں اور newbie اسسٹینٹ کے فرائض ہی سرانجام دیتے ہیں. اگر آپ کو یہ جاب منظور نہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میرے ایک فون کرنے سے میرا پرانا اسسٹینٹ ہیری واپس آجائے گا." حجر نے ہیری کا حوالہ دیا.

"مس حجر! آپ یہ اچھا نہیں کر رہیں." وہ دانت پیس کر بولا.

"یہ کون سی جگہ ہے؟"اس کی بات کو نظر انداز کر کے, ونڈ سے نظر آتے درگاہ کو دیکھتے ہوئے حجر نے سوال کیا.اپنی بات کا نظر انداز کیے جانااس پر گراں گزرا تھاپر وہ اسے کچھ کہہ کر بحث کو طول نہیں دینا چاہتا تھا.

"کونسی جگہ ہے یہ؟"حجر نے سوال دوبارہ دہرایا.

"درگاہ ہے."لمبی سانس بھر کر اس نے خود کو نارمل کیا.

"درگاہ..."اس نے منہ میں دہرایا پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی

"مجھے اس کے اندر جانا ہے."اس کی بات پر الہان چونکا اور حیرانی سے اس دیکھنے لگا.

"اس میں حیران ہونے کی کیا بات ہے؟"وہ ناک چڑھاتے ہوئے بولی.

"یہ اصل میں مسلمانوں کی مقدس جگہیں ہیں.ایک غیر مسلم کا جانا کچھ عجیب لگے گا مگر آپ جانا چاہتی ہیں تو جائیں."اس نے کندھے اچکائے.

"آپ کو کس نے کہا میں غیر مسلم ہوں؟"حجر نے آبرو اٹھائی.

"آپ ناروے کی ہیں تو ظاہری سی بات ہے کہ غیر مسلم ہو نگی."الیان نے دلیل دی.

"پہلی بات تو یہ کہ میں ناروے کی نہیں ہوں.میں وہاں رہتی ضرور ہوں مگر میرا ہوم لینڈ ناروے نہیں ہے.رہی بات مسلم یا غیر مسلم ہونے کی تو میرے نام سے ہی پتا چل جاتا ہے کہ میں مسلم ہوں.اب آپ کی اجازت ہو تو میں جاؤں؟"اس نے الہان کی

غلط فہمی دور کی۔اس کی بات سن کر الہان کو اطمینان ہوا۔وہ پچھلے کچھ دنوں سے اس کے مذہب کو لے کر پریشان تھا۔اسے گوارا نہیں تھا کہ اس کی پھپھو کی آخری نشانی ان سے دور جانے کے بعد راہ سے بھٹک گئی ہو۔کچھ لمحے اس کے مسلمان ہونے کا سکون محسوس کرنے کے بعد سوچوں کو جھٹکتے ہوئے الہان حجر کی تقلید میں درگاہ کی جانب قدم بڑھانے لگا۔

"مس حجر!ایک منٹ رکیں" وہ درگاہ کے اندر قدم رکھنے ہی لگی تھی جب الہان نے اسے روکا۔اس رکنے کا اشارہ کر کے وہ خود سبق رفتاری سے سڑک کی ایک جانب بڑھنے لگا۔لمحوں میں وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہوا۔حجر دیوار سے ٹیک لگا کر اس کا انتظار کرنے لگی۔کچھ منٹوں بعد وہ اسے قریب آتا ہوا دکھائی دیا۔

"زیادہ انتظار تو نہیں کرنا پڑا؟"سبک رفتاری سے چلنے کے باعث اس کی سانسوں کی رفتار تیز تھی۔

"نہیں۔"

"یہ لیں۔"ہاتھ میں پکڑا شاپنگ بیگ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے وہ بولا

"یہ کیا ہے؟"حجر استفہامیہ انداز میں بولی۔

"دیکھ لیں خود ہی۔ "اس کی بات پر حجر نے بیگ میں جھانکا۔ شاپنگ بیگ کے اندر ایک سکارف تھا جو الہان اس کے لیے خرید کر لایا تھا۔

"اسے اوڑھ لیں۔ یہاں سب عورتیں سر ڈھانپ کر جاتی ہیں۔ "اس کی بات پر حجر نے ارد گرد موجود عورتوں کو دیکھا۔ انہیں دیکھ اسے الہان کی درست لگی تھی کیونکہ وہاں موجود سبھی عورتوں نے ڈوپٹہ لے رکھا تھا۔

"شکریہ "اتنا کہہ کر اس نے بلیک رنگ کے سکارف سر پر لیا۔ لانگ کوٹ میں ملبوس حجر کے بیضوی چہرے پر سیاہ سکارف بہت جچ رہا تھا۔ وہ دونوں اب اندر بڑھنے لگے تھے۔ حجر عورتوں والے حصے میں چلی گئی جبکہ الہان کا رخ مردوں والے حصے کی جانب تھا۔

حاضری دینے کے بعد الہان صحن میں کھڑا ہو کر حجر کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔ کچھ لمحوں بعد وہ اسے آتی ہوئی دکھائی دی۔ بادلوں سے اٹھکھیلیاں کرتے سورج کی تمازت سے سرخ ہوتے اس کے چہرے کو ایک نظر دیکھنے کے بعد اس نے نگاہ ہٹالی۔

"وہ عورتیں وہاں کیا کر رہی ہیں؟ "اس کی نظروں کا رخ اس درخت کی جانب تھا جس کے گرد عورتوں کا ہجوم لگا تھا۔

"منت مانگ رہی ہیں۔ "الہان بھی اس منظر کی جانب متوجہ ہوا۔

"کیا مطلب؟ "وہ حیران ہوئی۔

"جن کے اپنے ان سے دور چلے جاتے ہیں. وہ جانے والوں کے آنے کے انتظار کی امید کے سہارے جیتے ہیں. یہ درخت بس ان کی امید کے پودے کو سیراب کرتا ہے. ان کی امیدوں کو زندہ رکھتا ہے. اگر آپ کے اپنے آپ سے دور چلے گئے ہیں تو جائیں آپ بھی اپنی امید کو سیراب کر لیں. "الہان نے اپنی بات کہی. اس کی بات پر حجر نے سر تو ہلا دیا تھا مگر وہ جانے سے ہچکچا رہی تھی.

"گو, میک آ وش.... ہو سکتا ہے آپ کی دعا جلد پوری ہو جائے. "الہان نے اس کی ہچکچاہٹ دور کرنی چاہی. اس کے زور دینے پر حجر اس جانب بڑھنے لگی جبکہ الہان رنگ ٹون کی آواز پر فون کی جانب متوجہ ہوا. فون کی سکرین پر جگمگاتے کیتھی کے نام کو دیکھ کر اس نے لمبی سانس لی. فیصلے کی گھڑی آ گئی تھی. وہ لمحے جس کا اس نے سالوں نے انتظار کیا تھا وہ لمحہ آ گیا تھا. خود کو کمپوز کرتے ہوئے اس نے فون ریسیو کیا اور صحن کے خاموش حصے کی جانب بڑھ گیا.

"ہیلو باس!" کیتھی کی چہکتی ہوئی آواز گونجی.

"ہیلو! کیسی ہو تم؟"اس نے اخلاقاً پوچھا.

"میں تو ٹھیک ہوں آپ یہ بتائیں کہ حجر کہاں ہے؟ کب سے فون کر رہی ہوں میں اسے مگر وہ ریسیو ہی نہیں کر رہی."

"میرے ساتھ ہی ہیں مس حجر. فون شاید گاڑی میں رہ گیا ہے ان کا اس لیے ریسیو نہیں کر رہی. اگر کوئی اہم بات ہے تو تم مجھے بتادو میں تمہارا پیغام پہنچادوں گا."

"بات تو اہم ہے... آپ کے لیے بھی اور حجر کے لیے بھی."

"کیتھی جو بھی بات ہے جلدی بتاؤ. مجھے اور بہت سے کام ہیں."الہان جانتا تھا کہ وہ اتنی آسانی سے اسے بتانے نہیں والی تبھی اس نے غصے کا سہارا لیا.

"اگر آپ بزی ہیں تو میں بعد میں کال کر لوں گی."وہ اطمینان سے بولی

"اگر تم نے اگلے پندرہ سیکنڈ میں مجھے اصل بات نہ بتائی تو فون بند کر دینا ہے میں نے."الہان نے تنبیہ کی

"اچھا بتا رہی ہوں. اتنے اتاولے کیوں ہو رہے ہیں؟"وہ مسکراتے لہجے میں بولی.

"کیتھی.."اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہونے ہی والا تھا.

"آپ نے مجھے جو انفارمیشن بھیجی تھی وہ میچ کر گئی ہے. فیشل ریکو گنیشن کا رزلٹ بھی ہنڈرڈ پرسنٹ آیا ہے."کیتھی نے اطلاع دی.

"کون ہے وہ؟"الہان نے جھٹ سے سوال کیا.

"حجر... حجر نے بھی مجھے ایک کیس دیا تھا اس کی انفارمیشن بھی میچ کر گئی ہے."وہ کہتے کہتے رک گئی.

''مس حجر نے کون سا کیس دیا تھا تمہے؟'' وہ دائیں آبرو اٹھاتے ہوئے بولا.

''حجر اپنے ماں باپ کو تلاش کر رہی ہے.''

''کون ہیں اس کے کے والدین؟''

''ہارون علوی اور آنیہ علوی'' کیتھی نے مزید تاخیر کرنا مناسب نہیں سمجھا. اس کی بات پر الہان کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ آئی.

''میری کزن کون ہے؟'' الہان چمکتی آنکھوں سے حجر کی پشت کا دیکھتے ہوئے بولا

''حجر ہارون''

''کوئی ڈاؤٹ والی بات تو نہیں ہے نا؟'' اس نے کنفرم کرنا چاہا.

''نہیں باس. حجر نے اپنے بچپن کی جو تصویر مجھے بھیجی تھی اور حجر کی جو تصویر آپ نے بھیجی تھی وہ دونوں ایک جیسی ہیں. اس کے علاوہ دونوں کیسز کی تفصیلات بھی ایک سی ہیں. حجر کے دائیں ہاتھ پر جھلسنے کا نشان, اس کا نام وغیرہ سب آپ کے دیے کیس کے جیسا ہے.'' کیتھی نے اسے یقین دلایا.

''ٹھیک ہے کیتھی. میری مدد کرنے کے لیے بہت شکریہ.'' وہ احسان مندی سے بولا.

''خالی شکریہ سے کام نہیں چلے گا. آپ کے اپنی کزن اور حجر کے اپنی فیملی سے ریونین کی خوشی میں پارٹی ادھار ہے آپ دونوں پر.''

New Era Magazine

”میزبان راضی ہیں." الہان مسکراتے لہجے میں بولا.

”حجر تک میرا پیغام پہنچا دیجیئے گا. ل سارے پروفس میں آپ کو بھیج دیتی ہوں."

”تم حجر سے اس بارے میں کچھ مت کہنا. میں خود ہی اسے بتا دوں گا." الہان نے ہدایت دی.

”ٹھیک ہے. گڈ لک" چند اختتامی کلامات ادا کرنے کے بعد الہان نے فون بند کیا. اس کی آنکھیں مسلسل مسکرا رہی تھیں. خوشی کے احساس اس کو گھیرے ہوئے تھا. اسے بہت حد تک یقین تھا کہ حجر ہی اس کی پھپھو آنیہ کی بیٹی ہے مگر اس کے دل میں ایک ڈر بھی تھا کہ ہو سکتا ہے کہ حجر... وہ حجر نہ ہو جو چھبیس سال پہلے کھو گئی تھی. آج کیتھی کی جانب یقین دہائی کے بعد اس کے ڈر کا خاتمہ ہو گیا تھا. اس سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اپنی خوشی کس سے بانٹے. پہلے اس نے سوچا کہ احتشام چچا کو بتا دے پھر اسے خیال آیا کہ سب سے پہلے اسے حجر کو بتانا چاہیے کیونکہ وہ یہ خبر جاننے کا حق رکھتی ہے. یہی سوچ ذہن میں آتے ہی اس نے حجر کی جانب قدم بڑھائے

”حجر!" آگے چونکہ عورتوں کا ہجوم تھا اس لیے اس نے کچھ فاصلے پر رک کر بلند آواز میں بے تکلفی سے اسے پکارا. اس کے یوں بے تکلفی سے پکارنے پر حجر نے چونک کر گردن موڑی

''مس حجر ''اسے احساس ہو گیا تھا کہ جوش میں وہ کچھ زیادہ ہی انفارمل ہو گیا ہے تبھی اس نے تصیح کی.

''جی ''وہ ہجوم سے نکل کر اس کی جانب بڑھنے لگی.

''چلیں؟ ''اسے قریب آتے دیکھ کر الہان بولا

''ہمم ''وہ دونوں اب بیرونی گیٹ کی طرف بڑھنے لگے تھے.

''ہم بیورو نہیں جا رہے.''گاڑی سٹارٹ کرتے ہی الہان نے اسے اطلاع دی.

''کیوں؟ اگر بیورو نہیں جا رہے تو پھر کہاں جا رہے ہیں؟''

''علوی ہاؤس ''بغیر اس کی جانب نگاہ کیے الہان نے کہا.

''کون سے علوی ہاؤس؟ اگر بیورو نہیں جانا تو مجھے اپارٹمنٹ ڈراپ کر دیں.''وہ ختمی انداز میں بولی.

''میں نے آپ سے کہا تھا نہ کہ میں آپ کو جلد بتاؤں گا کہ میرا اس کیس سے کیا تعلق ہے تو بس وہی بتانے کے لیے آپ کو علوی ہاؤس لے جا رہا ہوں.''مستعدی سے ڈرائیونگ کرتے ہوئے اس نے جواب دیا.

''کیس سے تعلق بتانے کے لیے علوی ہاؤس جانا ضروری ہے؟''اس نے بے چینی سے سوال کیا.

''اور بھی کچھ بتانا ہے مجھے."

''کیا؟"

''آپ کے پیرینٹس کے بارے میں بتانا ہے."

''موراور فار کے بارے میں آپ نے کیا بتانا ہے؟"وہ مسلسل سوال کر رہی تھی.

''فوسٹر پیرنٹس کی نہیں میں ریل پیرنٹس کی بات کر رہا ہوں."الہان کی بات پر حجر ایک لمحے کے لیے ساکت ہوئی.

''آپ کو ان کے بارے میں کیسے پتا ہے؟"وہ اب اسے مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہی تھی.

''کیتھی کا فون آیا تھا کچھ دیر پہلے اسی نے بتایا ہے. آپ کو بھی فون کر رہی تھی وہ مگر آپ کا فون گاڑی میں تھا. بات اہم تھی اس لیے اس نے مجھے بتا دی تا کہ میں اس کا پیغام آپ تک پہنچا دوں."الہان نے تفصیل بتائی.

''میرے پیرنٹس کے بارے میں کیا بتایا ہے اس نے؟"لمحے کی تاخیر کیے بغیر اس نے سوال کیا.

New Era Magazine

’’تھوڑی دیر انتظار کر لیں. کچھ لمحوں میں ہم علوی ہاؤس پہنچ جائیں گے اور وہاں جا کر میں نہ صرف آپ کو آپکے پیرنٹس کے بارے میں بتاوں گا بلکہ دکھاؤں گا بھی."اس کی بات پر حجر کی آنکھیں پھیلیں.

’’مزید کوئی سوال نہیں."اس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب الہان رعب دار آواز میں بولا. خاموش رہنے کے سوا حجر کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا سو وہ خاموشی سے خود کو آنے والے حالات کے لیے تیار کرنے لگی.

(جاری ہے۔)

نوٹ

صیاد از رباب تنویر کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine